یرموک کیمپ کی ایک خاتون کی گواہی

جب دولتِ اسلامیہ یرموک کیمپ میں داخل ہوئی تو اس کے گھرانے کے ساتھ کیاماجراہوا

دولتِ الاسلامیہ کا شکریہ! میں شام کی بیٹی ہوں اور میں خوفزدہ نہیں ہوں گی، چاہے کچھ بھی ہو میں آپ کو وہ سب کچھ بتاؤں گی جو یرموک کیمپ (شارع المدارس والی جانب) میں ہوا اور جسے بتانے سے کئی مرد ڈرتے ہیں۔

ہم نے شدید جھڑپوں کی آواز سنی، ہم سمجھے کہ حکومت نے کیمپ پر دھاوا بول دیا ہے، لیکن لوگوں نے کہا کہ داعش نے ہم پر حملہ کر دیا ہے اور کیمپ والو وہ تم لوگوں کو ذبح کر دے گی، داعش اسرائیلی اور حکومتی (نصیری) ایجنٹ ہے، اپنے گھروں سے بھاگ جاؤ، ہم ان سے نہیں لڑ سکتے، وہ بہت زیادہ ہیں۔

ہم بہت زیادہ خوفزدہ تھے اور ہم بھاگ کر کہیں نہیں جا سکے اور اپنے گھر میں ہی چھپ گئے اور رونے لگے اور ماں نماز پڑھنے لگی اور اللہ سے دعا کرنے لگی کہ ہماری حفاظت فرمائے۔

تھوڑی دیر بعد جھڑپیں رک گئیں اور ہم کھڑکی کے پیچھے سے جھانک رہے تھے تو کیا دیکھا کہ کالے جھنڈوں والی گاڑیوں پر کالے کپڑوں میں ملبوس لمبی داڑھیوں اور لمبے بالوں والے بھاری بھرکم آدمی اسلحے سے لیس، بہت زیادہ خوفزدہ کر دینے والے تھے اور وہاں موجود خاندانوں کو پکار رہے تھے (کہ کیا یہاں کوئی خاندان موجود ہے؟) ہم خوفزدہ ہو گئے اور سمجھے کہ وہ ہمیں ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ہمسائے شیخ (بڑی عمر کے آدمی) باہر نکلے تو ان آدمیوں نے ان سے بات کی اور انہوں نے شیخ کو ایک کارٹن دیا، شیخ نے ان کے سروں کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد شیخ نے ان کی رہنمائی شروع کی اور

اُنہیں بتانے لگے کہ کس کس گھر میں خاندان موجود ہیں۔ ہم بہت خوفزدہ ہوئے اور سمجھے کہ شیخ ان کے ایجنٹ ہیں جو اُن کی رہنمائی کر رہے ہیں تا کہ وہ ہمیں ذبح کریں۔ وہ ہماری عمارت میں داخل ہوئے تو ہم سب نے نماز والے سکارف پہن لئے اور باورچی خانے کی چھریاں ہاتھ میں پکڑ لیں کہ اگر وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوں تو ہم اپنا بچاؤ کر سکیں۔ یہ بہت سخت لمحات تھے۔

لیکن انہوں نے خاموشی سے دروازہ کھٹکھٹایا، میری ماں نے کچھ ہچکچاہٹ کے بعد دروازہ کھولا جب کہ وہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں اور ہم چھپ کر سن رہے تھے۔ انہوں نے سلام کیا اور ان سے کہا کہ ماں جی کوئی مرد ہے جس سے ہم بات کر سکیں تو امی نے کہا کہ نہیں کوئی مرد نہیں ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ ہم دولتِ اسلامیہ سے آپ کے بیٹے ہیں اور ہم آپ کی مدد کرنے اور آپ کو ظالموں سے نجات دلانے کے لئے آئے ہیں، ماں جی یہ کارٹن ہے جس میں کھانے کے کین اور کچھ چیزیں ہیں اور یہ لفافہ بھی ہے۔

ماں نے اُن سے کہا کہ میں اپنا اکثر فرنیچر، اپنا زیور، اور اپنی بیٹیوں کا زیور بھی بیچ چکی ہوں، میں نے یہ سب کچھ جیش الحر (فری سیرین آرمی) کو دیا تا کہ وہ میری بیٹیوں کے لئے کچھ کھانے کے لقمے دے دیں اور اب ہم کافی عرصے سے پانی اور مصالحوں پر گزارہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اب ایک صوفہ اور ہمارے کچھ ذاتی کپڑے باقی بچے ہیں، اگر چاہیں تو نکال کر تمہیں دے دیتی ہوں کیونکہ اب ہمارے پاس رقم اور زیور نہیں جو میں کھانے کے بدلے دے سکوں۔

جیسے ہی ماں نے اپنی بات مکمل کی تو ہم نے اچانک بہت زیادہ رونے کی آواز سنی، ہم نے دروازے کی اوٹ میں سے دیکھنے کی کوشش کی تو کیا دیکھا کہ وہ بھاری بھرکم آدمی جن سے ہم اس وقت خوفزدہ ہو گئے تھے جب ہم نے انہیں سڑک پر (گاڑیوں میں) دیکھا تھا، وہ زار و قطار رو رہے تھے۔ ہم یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئے۔

پھر اِن آدمیوں نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا کہ ماں جی ہمیں آپ سے کچھ نہیں چاہیے، ہم دولتِ اسلامیہ سے ہیں، ہم مسلمانوں کو اُنکی عزت واپس دلانے، اُن کی مدد کرنے، اور اُن کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں، ہم ان کا استحصال کرنے اور انہیں قتل کرنے کے لئے نہیں آئے۔ اگر آپ کو کسی چیز کی کمی ہے جیسے ادویات یا بچوں کا دودھ تو ہم آپ کو فراہم کریں گے۔

ہمیں لگا جیسے ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہوں اور ہمیں اپنے آپ پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ماں رونے لگی اور ان کے لئے دعائیں کرنے لگی۔ اور ہم بھی رونے لگے، نہ جانے کیوں، شاید اس لئے کہ حکومت نے ہمارے علاقے میں اسلام کو قتل کر دیا تھا جبکہ دولتِ اسلامیہ کے آدمیوں نے ہمارے علاقے کو آزاد کرا کر اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا تھا، یا شاید ہمارے دور میں ایسی نایاب اخلاقی اقدار کی وجہ سے، یا شاید اس لئے کہ حکومت اور دنیا بھر نے ہمارے علاقے میں انسانیت کو قتل کر دیا تھا اور یرموک کیمپ میں انسانی جان کی کوئی قیمت باقی نہ رہی تھی، یا شاید اس لئے کہ اللہ نے دولتِ اسلامیہ کے آدمیوں کو ہماری طرف بھیجا تا کہ ہمیں موت آنے سے پہلے بچا سکیں۔

دو سالوں میں پہلی مرتبہ کوئی ہمارے دروازے پر دستک دیتا ہے، ہمیں کھانا پیش کرتا ہے اور نہایت ادب و احترام سے ہمیں پوچھتا ہے کہ ہمیں کسی چیز کی کمی تو نہیں۔

دولتِ اسلامیہ کے جوانوں نے مجھے انقلاب کے آغاز میں اُن جوانوں کی شرافت یاد دلادی جو حمص سے آئے تھے... وہ کیسے ایک ایک گھر کا چکر لگاتے تاکہ لوگوں کے کھانے' لباس' اور رہائش کی سہولیات کی فراہمی کا خیال رکھیں۔

لیکن اب کیمپ میں جو کچھ ہو رہا تھا اسے دیکھنے کے بعد، اور یہ دیکھنے کے بعد کہ کس طرح چور اور نصیریوں کے ایجنٹ حریت پسند بن گئے تھے، میں کہتی ہوں کہ اللہ دولتِ اسلامیہ کو فتح دے اور ان جیسوں (لوگوں) کو اور زیادہ کرے، اور اللہ ان سب کو ذلت و رسوائی سے دوچار کرے جو ان کی مخالفت کریں۔

لیکن ہمیں تب دکھ ہوا جب دولتِ اسلامیہ کے جوان ہمارے یہاں سے گئے تو کوئی پانچ منٹ بعد حکومت کے ہیلی کاپٹر نے ان پر انتہائی عجیب دھماکہ خیز بیرل بم پھینکا جس نے سب کچھ تباہ کر دیا، اور ہماری عمارت یوں لرز کر رہ گئی کہ جیسے گر ہی جائے گی مگر الحمدللہ دولہ کے نوجوان ملبے کے نیچے سے یوں نکل گئے جیسے انہیں کچھ ہوا ہی نہ ہو، غالباً ایک آدمی زخمی ہوا، اور انہوں نے علاقے کا دورہ مکمل کر لیا۔

میرا یہ پیغام عربوں اور مسلمانوں کے لئے ہے، خصوصاً شیخ (؟) عدنان عرور اور خادم الحرمین الشریفین (؟) کے لئے، ہم سنی عرب لڑکیاں ہیں، ہم اس کیمپ میں دو سال سے محصور ہیں، اور اس میں ہماری جیسی اور بہت ہیں، ہم ایک مہینے سے زیادہ عرصے سے صرف پانی پر گزارہ کر رہی ہیں، ہمارے پاس حرارت کے کوئی وسائل نہیں، میں تم سے پوچھتی ہوں کہ کہاں ہے تمہاری مردانگی اور غیرت؟ تم نے ہمیں کیا دیا اے شیخ عرور، اور زہران علوش گروپ (جیش الاسلام) تمہارے نام سے بات کرتا ہے جبکہ انہوں نے یہاں فساد مچایا ہوا ہے۔

اے ظالمو اللہ تم سے نمٹے!

اور اگر یہ داعش تھی جس سے تم لوگ ہمیں خبردار کرتے ہو اور جس سے ہمیں ڈراتے ہو تو پھر میں اور میری بہنیں اور میری ماں آج سے دواعشی ہو گئے ہیں۔ اور کوئی بھی شریف شامی جس کا داعش سے کوئی معاملہ ہو گا تو جلد ہی وہ بھی داعشی بن جائے گا!

گواہی کی عربی عبارت: justpaste.it/kfer